

نیوز لیٹر

صرف ممبرز کے لیے

شمارہ نمبر 27 اکتوبر 2023ء - جنوری 2024ء

تعارف

WISE ایک رجسٹرڈ غیر سرکاری سماجی تنظیم ہے۔ جو عورتوں کے سیاسی اور معاشی حقوق کی جدوجہد اور انسانی حقوق کی بیداری کے لئے سرگرم ہے۔ WISE اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ عورتوں کو سماجی معاشی اور سیاسی طور پر با اختیار کیے بغیر ملکی ترقی کا سفر تیز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تنظیم مختلف شعبہ ہائے زندگی میں عورتوں کی مؤثر شمولیت کے لئے کوشاں ہے۔ پچھلے بارہ سال کے عرصے میں WISE نے عورتوں کے متعلق بنائے گئے قوانین کے بارے میں آگاہی کے ساتھ ساتھ ان قوانین کے مؤثر نفاذ کے لئے کوششیں کی ہیں۔ اس حوالے سے WISE نے 2016ء میں خاتون محتسب پنجاب کے ساتھ مل کر عورتوں کے کام کرنے کی جگہ پر جنسی ہراسانی کے خلاف صوبائی سطح پر آگاہی مہم چلائی جس کے تحت اب تک پنجاب کے اٹھارہ اضلاع میں یہ مہم کامیابی سے مکمل کی جا چکی ہے۔ اس مہم کے ذریعے جنسی ہراسانی کا پیغام ہزاروں لوگوں تک پہنچایا گیا۔

اس کے ساتھ ساتھ WISE نے 2017ء میں پنجاب کے دو اضلاع لاہور اور ننکانہ صاحب میں 600 سے زائد کونسلرز اور عورتوں کی مقامی سطح کی قیادت کی سیاسی آگاہی کے لئے تربیتی پروگرام کامیابی سے مکمل کیا۔ جس کا مقصد مقامی حکومتوں میں ان خواتین کی قائدانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے تاکہ وہ پاکستان میں جمہوریت کی مضبوطی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اس وقت WISE جمہوری عمل کی مضبوطی کے حوالے سے لاہور اور شیخوپورہ کی 6 یونین کونسلز میں کام کر رہی ہے۔ جہاں کمیونٹی کے نمائندوں بالخصوص عورتوں کی جمہوری آگاہی کے حوالے سے تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے منتخب کردہ نمائندوں کی جو ابدی کرنے کے ساتھ مقامی ترقی کے عمل کا حصہ بن سکیں۔ اس کے علاوہ WISE ضلع ننکانہ صاحب میں عورتوں کی قومی شناختی کارڈ کے حصول کے لیے سرگرم ہے جس کے تحت اب تک 25,511 سے زائد عورتوں کے لیے قومی شناختی کارڈ کا حصول ممکن بنا کر انہیں آئینی حقوق دلایا۔

اس شمارے میں

- ♀ گھریلو ملازمین کی بنیادی خواندگی کی مہارتوں پر پانچ روزہ تربیتی ورکشاپ
- ♀ پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019ء گھریلو ملازمین کی شناخت اور ترقی کا راستہ
- ♀ دائرہ کے زیر اہتمام گھریلو ملازمین خواتین کی دوروزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد
- ♀ محنت کش خواتین کے قومی دن کے موقع پر تقریب کا انعقاد
- ♀ تبدیلی تب آئے گی جب خواتین استحصال کے خلاف آواز اٹھائیں گی
- ♀ کل نہیں آج۔۔۔۔۔ ووٹ سے بدلیں سماج، پر آگاہی سیمینار کا انعقاد
- ♀ سیف گارڈنگ، خواتین سے متعلقہ قوانین اور ذہنی و جسمانی دباؤ سے نمٹنے کے لیے بنیادی مہارتوں پر دوروزہ تربیتی ورکشاپ
- ♀ پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019ء پر سٹیک ہولڈرز کا مشاورتی اجلاس
- ♀ ہمارے معاشرے میں خواتین کو گھر میں اور گھر کے باہر مساوی حقوق ملنے چاہیے
- ♀ ملک و قوم کے ترقی کے لیے انتخابات میں خواتین کی مؤثر شرکت اور نمائندگی ضروری ہے
- ♀ لاہور لبرٹی چوک میں دائرہ کا عورت مارچ کے ساتھ مل کر فلسطین کے متاثرین اور امن و سلامتی کے لیے اظہارِ یکجہتی!



رپورٹ: شمینہ بشکیل



گھریلو ملازمین کی بنیادی خواندگی کی مہارتوں پر پانچ روزہ تربیتی ورکشاپ

خواتین گھریلو ملازمین کی بنیادی تعلیم کا منصوبہ، معاشرے کی ترقی و کامرانی کے لئے خواتین کا علم حاصل کرنا ضروری ہے

وائزنے بنیادی خواندگی کی مہارتوں پر مشتمل 8-3 دسمبر، 2023ء پانچ روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا جس کا مقصد گھریلو ملازمین کو تعلیم فراہم کرنے والے اساتذہ کو ٹریننگ دینا تھا۔ رانی شمیم ماسٹر ٹرینرز نے اساتذہ کو مکمل نصاب پڑھایا اور وہ خاص طریقہ کار بتایا جس کے ذریعے وائزن کے نمائندہ اساتذہ گھریلو ملازمین کو تعلیم کی روشنی سے بہتر طریقے سے روشناس کروا سکیں۔ وائزن کی اس تعلیمی سرگرمی کا مقصد خواتین میں اپنے کام اور حقوق کے حوالے سے خود اعتمادی پیدا کرنا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بہت سی خواتین پڑھنا لکھنا نہیں جانتی، جو ان کا بنیادی حق ہے اور انھیں اس حق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ ٹریننگ کے موضوعات مندرجہ ذیل تھی:



1: اساتذہ کو بصری اور سمعی طریقہ کار سے روشناس کروانا

2: چھ ماہ کے نصابی کورس کی تقسیم اور پڑھانے کا طریقہ کار

3: تعلیم بالغاں سینٹر میں استعمال ہونے والی تمام چیزوں کا درست اور مکمل استعمال

4: دوہرائی اور ٹیسٹ لینے کا خاص طریقہ کار

5: کلاس کی ابتداء اور اختتام کے ضروری اصول و ضوابط سے آگاہی

وائزن نے ان گھریلو ملازم خواتین کو تعلیم یافتہ بنانے کی طرف اپنا پہلا قدم بڑھایا ہے۔ کیونکہ معاشرے کی ترقی و کامرانی کے لئے خواتین کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ ٹریننگ مکمل ہونے پر شرکاء میں سرٹیفکیٹ بھی تقسیم کیے گئے۔

رانی شمیم کی لکھی ہوئی پنجابی نظم مندرجہ ذیل ہے:

پڑھ لو تعلیم بالغاں ہے جمالو

پڑھنا بڑا ضروری اے	ہے جمالو	ایہہ حکم حضوری اے	ہے جمالو
تعلیم دیاں بس قدراں	ہے جمالو	ہن لگیاں نے خبراں	ہے جمالو
پہلے قسمت سی وگڑی	ہے جمالو	بڑے مزے دی اے ڈگری	ہے جمالو
وائز ادارے دا کمال اے	ہے جمالو	ایدا کم بے مثال اے	ہے جمالو

پڑھ لو تعلیم بالغاں ہے جمالو



پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019ء۔۔۔ گھریلو ملازمین کی شناخت اور ترقی کا راستہ

خواتین گھریلو ملازمین کو جلد از جلد سوشل سیکیورٹی کارڈز مہیا کیے جائیں۔
 رپورٹ: شاہدہ پروین

واٹرنے پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019ء کا عملی نفاذ، ترقی اور مستقبل کے لائحہ عمل پر صوبائی اسٹیک ہولڈرز کے مشاورتی اجلاس کا انعقاد کیا۔ جس میں 80 سے زائد مزدوروں اور ٹریڈ یونین کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ پنجاب وویمین ڈومیسٹک ورکرز یونین، لاہور، لائل پور اور پرکاش ڈومیسٹک ورکرز یونین، فیصل آباد، ستارہ ڈومیسٹک ورکرز یونین، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور دیگر سول سوسائٹی، میڈیا، وکلاء اور گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے عہدیداران نے شرکت کی۔ اس اجلاس کا مقصد پنجاب وویمین ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ کے بارے میں آگاہی، اس کے نفاذ کا جائزہ لینا اور مزید ترقی کے لئے حکمت عملی بنانا تھا۔ آمنہ افضل پروجیکٹ مینیجر نے کہا کہ گھریلو ملازمین کو ان کے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ واٹرنے 500 گھریلو ملازمین کو منظم کیا اور ان کی اپنے حقوق کے حصول کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ واٹرنے اور تشدد کا شکار خواتین کی آواز بن گئی ہے۔

محمد شاہد، ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ڈیپارٹمنٹ، نے واٹرنے کی صلاحیتوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ اس ایکٹ پر عملی اور موثر نفاذ کو یقینی بنائے گا۔ پنجاب میں مزدور کی کم از کم اجرت 32000 روپے ماہانہ مقرر کی گئی ہے اور یہ ایک انقلابی قدم ہے۔ لیبر سے متعلقہ تنازعات کے حل کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے کوئی بھی شخص لیبر کے قوانین کی خلاف ورزی کی شکایت کمیٹی یا لیبر ڈیپارٹمنٹ کو کر سکتا ہے۔ مزید آسانی کے لئے محکمہ نے ایک ہیلپ لائن 1314 بھی جاری کی ہے جس پر مفت کال کر کے شکایت درج کروائی جاسکتی ہے۔

PESSI سٹاف فیڈریشن سوشل سیکیورٹی کے صدر اشتیاق گجر نے کہا کہ مزدوروں کی سہولت کے لیے انھیں مختلف مراعات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس کے ساتھ محکمہ سماجی تحفظ کارکنوں کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

بابا لطیف انصاری، یونین لیڈر نے کہا کہ پنجاب حکومت نے گھریلو ملازمین کے لئے کم از کم اجرت کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے جو کہ ایک خوش آئند بات ہے۔ لیکن اس پر عمل درآمد بھی ضروری ہے۔





وائز کے زیر اہتمام گھریلو ملازمین خواتین کی دوروزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

رپورٹ: نزمین ناصر

گھریلو ملازم خواتین اور لڑکیوں میں کم از کم اجرت کی آگاہی اور اسکے حصول کے لئے جدوجہد جاری ہے

وائز نے گھریلو خواتین ملازمین اور نوکل پرسنز کی دوروزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا اس تربیتی ورکشاپ میں خواتین گھریلو ملازمین اور نوکل پرسنز پر سنز نے شرکت کی۔ اس تربیتی ورکشاپ میں صباحت جمین، لیبر اینڈ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ، بشری خالق، ایگزیکٹو ڈائریکٹر وائز، آمنہ افضل پروجیکٹ مینیجر اور عبدالحق نے ریسورس پرسنز کے فرائض سرانجام دیئے۔ جس میں ”پنجاب گھریلو ملازمین ایکٹ 2019ء سیکشن 17، گھریلو ملازمین کی کم از کم اجرت“ کے نوٹیفیکیشن اور اس پر عمل درآمد کی بات چیت کے ساتھ ساتھ آگاہی دی گئی۔ مزید بتایا کہ بچے کی پیدائش کے بعد ملازمہ کو ڈیڑھ ماہ کی چھٹی کی اجازت ہے۔ اس دوران مالک ملازم کو مکمل تنخواہ دینے کا پابند ہوگا۔ عبدالحق نے گھریلو ملازمین کے ساتھ مذاکرات کے موضوع پر سیشن کروایا اور اس کی سرگرمی کروائی کہ کس طرح وہ بہتر انداز میں بات چیت کر کے اپنی مکمل اجرت حاصل کر سکتے ہیں۔



اس ورکشاپ کا مقصد گھریلو ملازمین خواتین اور کم عمر لڑکیوں کو کم از کم اجرت کے نوٹیفیکیشن سے روشناس کروانا اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنا تھا۔ مزید یہ کہ خواتین گھریلو ملازمین کو اپنے حقوق کی طاقت کے نظریے سے روشناس کروایا گیا کہ اگر وہ کام کے لیے کسی کے گھر جاتی ہوں تو ان کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ ان کے حقوق کیا ہیں۔ وہ ان کو استعمال کرتے ہوئے اپنے ساتھ کوئی نا انصافی نہ ہونے دیں اور اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کر سکیں۔ اگر ہم سماجی انصاف کو قابل نفاذ بنانا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے حقوق کی طاقت کے نظریے کو سمجھنا ضروری ہے۔





محنت کش خواتین کے قومی دن کے موقع پر تقریب کا انعقاد

خواتین کے کام کرنے کی جگہ پر ہر اسمنٹ سے نمٹنے کے لیے مزید پالیسیاں بنائی جائیں۔
رپورٹ: سدرہ نعیم

22 دسمبر محنت کش خواتین کے قومی دن کے موقع پر دہلی کے ایک سیمینار کا انعقاد کیا جس میں بشری خالق (ایگزیکٹو ڈائریکٹر وائس)، ڈاکٹر فوزیہ سعید، آئمہ محمود (رکن گورننگ باڈی (PESSI)، محمد شاہد (ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر اینڈ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ)، ملیحہ حسین (ایگزیکٹو ڈائریکٹر مہر گڑھ پولیس ڈیپارٹمنٹ)، ریسکیو ایمر جنسی سروسز 1122، مزدوروں، طلباء، لیڈی ہیلتھ ورکرز، پولیور کرز اور کمیونٹی ورکرز سمیت 300 سے زائد خواتین اور لڑکیوں نے شرکت کی۔ ڈاکٹر فوزیہ نے خواتین کو بتایا کہ ہماری روایت رہی ہے کہ ہم 22 دسمبر کو محنت کش خواتین کا قومی دن مناتے ہیں۔ انھوں نے اس دن کی تاریخ پیش کی اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور شکر آء کو بتایا کہ ہم نے دو سال کی جدوجہد کے بعد خواتین کو ہر اسان کرنے کے خلاف قانون بنانے کا حکومت سے مطالبہ کیا اور بہت سی مشکلات کے بعد قانون منظور بھی ہوا۔

اس موقع پر بشری خالق نے کہا باوقار کام کرنے کی جگہ ہر ایک بشمول خواتین کا حق ہے۔ مزید برآں، مضبوط اخلاقی معیار اور پالیسیوں کو نافذ کرنے اور ان کو تقویت دینے سے پیشہ وارانہ مہارت اور باہمی احترام کا ماحول پیدا کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ تمام محکموں میں ایسی پالیسیاں تیار اور نافذ کرنے کی ضرورت ہے جو خواتین کو ہر اسان کرنے اور صنفی بنیاد پر تشدد کی کسی بھی شکل سے نمٹنے کے لئے ہوں۔ اس کے ساتھ شکایات رپورٹ کرنے کے لئے ایسی پالیسیاں ہوں جس سے کام کرنے کے ماحول کو باوقار، محفوظ، اور ازاداری کو یقینی بنایا جاسکے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ صنفی تفریق کی بنیاد پر تنخواہ کے فرق کو ختم کر خواتین کے لئے مساوی کام کی مساوی اجرت کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ بشری خالق نے روبینہ جمیل، جنرل سیکریٹری آل پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن، کی مزدوروں اور محنت کشوں کے مکمل حقوق کے حصول اور کام کرنے کی جگہ پر ہر اسانی کے خلاف کی گئی کاوشوں کو بھی سراہا۔

گورننگ باڈی (PESSI) کی رکن آئمہ محمود نے کہا کہ قانون پر عمل درآمد بہت اہم قدم ہے۔ محمد شاہد نے گھریلو ملازمین کے مسائل اور قانون گھریلو ملازمین ایکٹ 2019ء کی منظوری کو ایک انقلابی قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس قانون کے تحت انھیں بھی ایک فیکٹری ورکر جیسے ہی حقوق حاصل ہوں گے۔ مزدوروں کے لئے کم از کم اجرت 32000 روپے مقرر کر دی گئی ہے اور اس پر عمل درآمد بھی کیا جا رہا ہے۔ جس کے مطابق ایک دن کی کم از کم 1230.77 اور ایک گھنٹے کی 154 روپے اجرت بنتی ہے۔

ملیحہ حسین نے بتایا کہ کام کرنے کی جگہ پر جنسی ہر اسانی سے متعلق کمیٹی کے قیام پر تمام محکموں میں عمل درآمد ہونا باقی ہے۔ انھوں نے کہا کہ خواتین کو کام کی جگہ پر ہر اسان کئے جانے کے خلاف آواز بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکے علاوہ بتایا کہ پنجاب پروٹیکشن ایکٹ 2012ء بھی پاس کیا گیا تھا تاکہ کام کرنے کی جگہ پر خواتین کو ہر اسان کرنے کی روک تھام اور محتسب کے دفتر اور انکوائری کمیٹیوں کے ذریعے ہر اسان کیے جانے کے واقعات کی رپورٹنگ کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔



رپورٹ: سدرہ نعیم

تبدیلی تب آئے گی جب خواتین استحصال کے خلاف آواز اٹھائیں گی

کسی بھی معاشرے اور ملک کی ترقی کے لیے اس معاشرے کے کمزور طبقات کو ہر اسانی سے پاک ماحول دینا ضروری ہے

29 اکتوبر 2023ء کو واٹر نے "سیف گارڈنگ" اور پنجاب میں اس کے حوالے سے موجود قوانین اور طریقہ کار کے موضوع پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں محنت کش خواتین، نوجوان لڑکیوں، سرکاری محکموں کے نمائندوں، سول سوسائٹی اور میڈیا سمیت 100 کے قریب خواتین نے شرکت کی۔ اس موقع پر فضا چوہدری نے بتایا کہ واٹر نے گزشتہ دس سالوں میں پاکستان کے 26 اضلاع میں تقریباً 35870 خواتین کو جنسی ہراسانی کے قانون کے بارے میں آگاہی دی۔

ملیہ حسین ایگزیکٹو ڈائریکٹر مہر گڑھ نے کہا کہ ہمیں اپنا کردار ادا کرنا ہو گا تاکہ کام کرنے کی جگہوں کو ہر اسانی سے محفوظ بنایا جاسکے۔ خواتین کے تحفظ کے لئے قوانین بنائے گئے ہیں۔ صوبہ پنجاب کے سرکاری محکموں میں جنسی ہراسانی کے خلاف انکوائری کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں۔

بشری خالق (ڈائریکٹر واٹر) نے کہا قوانین بننے ہیں اسی جذبے سے ان پر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ معاشرے کے کمزور طبقات کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ محفوظ اور ہر اسانی سے پاک ماحول فراہم کرنا معاشرے اور ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ خواتین کو دفاتر کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی تحفظ فراہم کیا جائے۔ بچوں کا تحفظ ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔ انھوں نے وضاحت کی کہ ہم سب قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں جوابدہ ہیں۔ ارم رباب، ہیڈ آف سٹوڈنٹ فیڈریشن چیئر پرسن ڈیپارٹمنٹ، ہوم اکنامکس یونیورسٹی نے کہا تبدیلی تب آئے گی جب خواتین استحصال کے خلاف آواز اٹھانے کے تناظر میں آواز اٹھائیں اور اپنا حصہ ڈالیں گی۔ انھوں نے مزید بتایا کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے تمام یونیورسٹیوں میں جنسی ہراسانی سے پاک ماحول فراہم کرنے کے لئے پالیسی نافذ کی ہے۔ قانون کے تحت تمام یونیورسٹیز میں انکوائری کمیٹیاں بنادی گئی ہیں۔

پنجاب پولیس انسپکٹر فضا ممتاز نے بتایا کہ خواتین کو آگاہی کی ضرورت ہے۔ پائیدار سماجی ترقی کی تنظیم کی رپورٹ کے مطابق 1 جنوری 2023ء سے 30 اپریل 2023ء تک خواتین کے خلاف تشدد کے کل 10,365 کیسز پولیس کو رپورٹ کیے گئے۔ جب کہ اسی عرصے میں بچیوں کے خلاف تشدد کے 1,768 کیسز بھی رپورٹ ہوئے، اور دیگر کتنوں کو سزائیں بھی سنائی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں خواتین کے تحفظ کے لیے موبائل ایپس بھی متعارف کروائی گئی ہیں۔ تاکہ ہنگامی صورت حال میں ان کی لوکیشن کا پتہ لگا جاسکے۔ ڈائریکٹر جنرل پنجاب ووہیمن پروٹیکشن اتھارٹی محمد ارشاد وحید نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں رویے اور ذہنیت کی وجہ سے حقوق کو چیلنج کیا گیا ہے۔ جسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے شرکاء کو بتایا، ووہیمن پروٹیکشن اتھارٹی ایک خود مختار ادارے کے طور پر کام کر رہی ہے، جو کہ محکمہ سماجی بہبود اور بیت المال سے منسلک ہے۔ اس ادارے کا مقصد وکالت، صلاحیت سازی، تعاون اور متعلقہ قوانین کے نفاذ کے ذریعے ہر عورت کو ہر قسم کے تشدد سے بچانا ہے۔



خواتین کا انتخابی عمل میں برابری کی بنیاد پر حق رائے دہی استعمال کرنے کے لئے شناختی کارڈ کا ہونا ضروری ہے۔



وائز نے 30 اکتوبر 2023ء کو پنجاب یونیورسٹی میں ایک آگاہی سیمینار کا انعقاد کیا، جس میں پنجاب یونیورسٹی کی پروفیسر عالیہ، ایکشن کمیشن سے زاہد اسلام، بشری خالق، ایگزیکٹو ڈائریکٹر وائز، خواتین کونسلرز اور یونیورسٹی کی طالبات نے شرکت کی۔ سیمینار کا مقصد خواتین اور نوجوان لڑکیوں کو شناختی کارڈ اور ووٹ کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کرنا تھا۔ طالبات کو بتایا گیا کہ پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے شناختی کارڈ ہمارا اہم حق ہے اور اس کا حصول ضروری ہے۔ جس کے بغیر ہم اپنے بہت سے حقوق سے محروم رہ سکتے ہیں جیسا کہ:

- ☆ انتخابی فہرستوں میں اندراج
- ☆ بینک اکاؤنٹ یا قرضے کا حصول
- ☆ پنشن، پاسپورٹ کا حصول
- ☆ سفری ضروریات
- ☆ آئین کے تحت دیئے گئے حقوق کا حصول
- ☆ جائیداد کی خرید و فروخت یا منتقلی
- ☆ بطور امیدوار الیکشن میں حصہ لینا
- ☆ بجلی، مانی، گیس کا کنکشن
- ☆ خواتین کا مالی اعتبار سے بااختیار ہونا
- ☆ علاج معالجہ یا تعلیم کے لئے کسی بھی ادارے میں داخلہ
- ☆ اسکے علاوہ طلباء کو یونین کونسل میں موت، پیدائش، نکاح یا طلاق کی رجسٹریشن اور سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے ترمیم شدہ فیس کے بارے میں بھی بتایا گیا جیسا کہ:
- ☆ اجراء سرٹیفکیٹ برائے پیدائش و اموات -/200 روپے
- ☆ تاخیری اندراج پیدائش -/300 روپے
- ☆ تاخیری اندراج موت -/1000 روپے
- ☆ پیدائش و اموات کے سرٹیفکیٹ کی درستگی -/500 روپے
- ☆ سرٹیفکیٹ برائے نکاح و طلاق -/200 روپے

زاہد اسلام نے طالبات کو بتایا کہ ایکشن کمیشن آف پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق خواتین ووٹرز کی تعداد مردوں کے مقابلے میں ایک کروڑ چوبیس لاکھ کم ہے جبکہ پنجاب میں یہ فرق 65 لاکھ سے زائد ہے۔ آئیے ہم سب مل کر یقینی بنائیں کہ خواتین انتخابی عمل میں برابری کی بنیاد پر حق رائے دہی استعمال کر سکیں۔ مگر خواتین انتخابات میں ووٹ اسی صورت میں بن سکتی ہیں کہ جب ان کے پاس شناختی کارڈ ہو۔ علاوہ ازیں! پسماندہ طبقات سے وابستہ شناختی کارڈ کی حامل خواتین حکومتی سہولیات مثلاً بیت المال، سوشل ویلفیئر، بنظیر انکم سپورٹ پروگرام و دیگر سکیموں سے مالی امداد حاصل کر سکتی ہیں۔



سیف گارڈنگ، خواتین سے متعلقہ قوانین اور ذہنی و جسمانی دباؤ سے نمٹنے کے لیے بنیادی مہارتوں پر دو روزہ تربیتی ورکشاپ

رپورٹ: ایمین ضمیر

معاشرے میں موجود ہر فرد خاص طور پر خواتین کے لئے عزت و وقار، حقوق اور تحفظ کے احساس کو فروغ دینا ضروری ہے۔



سیف گارڈنگ، خواتین سے متعلقہ قوانین اور ذہنی و جسمانی دباؤ سے نمٹنے کے لیے بنیادی مہارتوں پر دائرے نے دسمبر 9 تا 10 دسمبر 2024ء کو دو روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ جس میں بشری خالق ایگزیکٹو ڈائریکٹر وائز، روبینہ شاہین، ویمن پروٹیکشن آفیسر اے۔ جی۔ ایچ، ایس لاهور اور عیشاء شاہد کلینیکل سائیکولوجسٹ نے بطور ریسورس پرسنز شرکت کی۔ بشری خالق نے شرکاء کو تحفظ کے طریقہ کار اور متعلقہ قوانین کے بارے میں آگاہی دی۔ انھوں نے بتایا کہ اس کا مقصد معاشرے میں موجود ہر فرد خاص طور پر خواتین کے لئے عزت و وقار، حقوق اور تحفظ کے احساس کو فروغ دینا ہے۔ مزید برآں انھوں نے کہا اس میں بچوں اور عورتوں کے لئے ایک محفوظ ماحول پیدا کرنے کے لئے موثر پالیسیاں اور فعال اقدامات کرنا شامل ہے۔ تاکہ انھیں معاشرے میں ہونے والی کسی بھی زیادتی سے محفوظ رکھا جاسکے۔ روبینہ شاہین نے تمام شرکاء کو خواتین سے متعلقہ قوانین مثلاً گھریلو تشدد کی روک تھام بل 2009ء، مسلم عائلی لاء آرڈیننس 1961ء کے بارے میں آگاہ کیا۔ انھوں نے شرکاء کو باور کرایا کہ یہ قوانین خواتین کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ان کے حقوق، فلاح بہبود اور صنفی مساوات کے تحفظ کے لئے بنائے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ یہ قوانین نصف آبادی کی مکمل صلاحیت کو کھول کر سماجی اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

عیشاء شاہد، ماہر نفسیات نے شرکاء کو بتا دیا کہ وہ اپنے سیشن کے دوران انھوں نے بتایا کہ تناؤ کے احساسات عام طور پر روزمرہ کی زندگی میں ہونے والی چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں بہت زیادہ پریشان رہنا اور خود کی ذات میں بڑی تبدیلیوں کا سامنا کرنا شامل ہے۔ خاص طور پر ان خواتین میں جو گھریلو کام کرنے کے ساتھ ساتھ باہر کے کام بھی انجام دیتی ہیں۔ انھوں نے شرکاء کو عملی طور پر ورزش کر کے دکھایا اور کہا جب کبھی وہ ذہنی دباؤ کا شکار ہوں تو اس ورزش کو اپنائیں یہ انھیں اس تناؤ کو کم کرنے میں مدد دے گی۔ تمام شرکاء خواتین نے اپنی بھرپور شمولیت کا مظاہرہ کیا اور ورکشاپ کے دوران خواتین کے انقلابی گیتوں کے ذریعے خواتین کی طاقت اور یکجہتی کا اعادہ کیا۔



رپورٹ: زری گل

پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019ء پراسٹیک ہولڈرز کا مشاورتی اجلاس

پنجاب گھریلو ملازمین ایکٹ 2019ء پر مؤثر عملدرآمد کیا جائے اور گھریلو ملازمین کو سوشل سیورٹی کارڈ فراہم کیے جائیں۔

واٹر کی جانب سے فیصل آباد میں پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019ء پراسٹیک ہولڈرز کی ایک مشاورتی اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں گھریلو ملازمین یونینز، پروین انصاری، صدر ڈومیسٹک ورکر یونین لائل پور، محمد لطیف جنرل سیکریٹری، پرنسپل ڈومیسٹک ورکر یونین فیصل آباد، آمنہ، صدر ستارہ ڈومیسٹک ورکر یونین فیصل آباد کے ساتھ ساتھ میڈیا اور سول سوسائٹی کے کارکنان نے شرکت کی۔ بشری خالق ایگزیکٹو ڈائریکٹر واٹر نے گھریلو ملازمین کے قانون 2019ء کو ایک انقلابی قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس قانون کے بعد گھریلو ملازمین اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ گھریلو ملازم ہیں۔ اور اس سے خوش آئین بات یہ ہے کہ گھریلو ملازمین نے خود کو یونینز کی شکل میں منظم کر لیا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ گھریلو ملازمین کو جلد از سوشل سیورٹی کارڈ فراہم کئے جائیں۔ ڈائریکٹر پنجاب ایمپلائز سوشل سیورٹی انسٹی ٹیوشن (فیصل آباد) کے ذوالفقار علی اور انوار الحق کا کہنا تھا کہ پنجاب گھریلو ملازمین ایکٹ، 2019ء کے رولز آف بزنس کو تقریباً حتمی شکل دی جا چکی ہے۔ امید ہے کہ اس کے آنے کے بعد ورکرز ویلفیئر فنڈ کا قیام عمل میں آئے گا اور گھریلو ملازمین کے لیے سوشل سیورٹی کارڈ کا اجراء ہوگا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گھریلو ملازمین کی سوشل سیورٹی میں رجسٹریشن کے لیے آن لائن اپلیکیشن بھی موجود ہے جس میں ورکرز اور آجرا آسانی خود کو رجسٹر کروا سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ چوہدری سعید، ویز کمیشنر ڈیپارٹمنٹ آف لیبر، نے کہا کہ گھریلو ملازمین کی کم از کم اجرت کے حوالے سے ستمبر 2023ء میں نوٹیفیکیشن جاری ہوا ہے۔ جس کے تحت آٹھ گھنٹے کام کرنے والے گھریلو ملازمین ورکر کی اجرت 32000 روپے ماہانہ سے کم نہیں ہوگی اور اسی طرح جو ورکرز کچھ گھنٹوں کے لئے کام کرتے ہیں ان کی تنخواہ بھی اس میں وضع ہے۔ کہ گھنٹے کے لحاظ سے اس کا معاوضہ 154 سے کم نہیں ہوگا۔ اسلم وفا جنرل سیکریٹری لیبر فیڈریشن فیصل آباد نے کہا کہ گھریلو ملازمین کے کام میں تقریباً 90.2 فیصد خواتین شامل ہیں۔ ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ اس کے حوالے سے سروے کروایا جائے تاکہ گھریلو ملازمین کو اپنی صحیح تعداد کے بارے میں معلومات ہو۔

ندیم احمد چیئر مین این جی اوز نیٹ ورک فیصل آباد نے کہا کہ گھریلو ملازمین کے کام میں چائلڈ لیبر بہت زیادہ ہے اور آئے دن بچوں پر تشدد کے واقعات سامنے آتے ہیں ہمارا مطالبہ ہے کہ گھریلو بچہ مزدوری اور بانڈ ڈیلیور کا خاتمہ کیا جائے اور آرٹیکل 25A پر عملدرآمد کیا جائے۔





ہمارے معاشرے میں خواتین کو گھر میں اور گھر کے باہر مساوی حقوق ملنے چاہیے

رپورٹ: آمنہ افضل

عورتوں پر تشدد، نجی یا ذاتی مسئلہ نہیں بلکہ یہ ایک معاشرتی اور سیاسی مسئلہ اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

وائزنے خواتین کے خلاف معاشی استحصال اور تشدد کے خاتمے کے موضوع پر 16 روزہ آگاہی مہم 25 نومبر سے 10 دسمبر کے دوران مختلف اضلاع نکانہ صاحب، شیخوپورہ، فیصل آباد اور لاہور کے مختلف علاقوں میں عورتوں پر صنفی بنیاد پر تشدد کی روک تھام کے حوالے سے سیمینارز کا اہتمام کیا اس کے ساتھ ساتھ ورچوئل کیفے، ریڈیو پروگرام اور ریلیوں کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں خواتین گھریلو ملازمین، کمیونٹی فوکل پرسنز اور مختلف متعلقہ اداروں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی۔ آمنہ افضل پروجیکٹ مینیجر وائزنے بتایا کہ پنجاب صنفی جوڑی کی رپورٹ 2021ء کے مطابق پنجاب میں ریپ کے کل 4329، گینگ ریپ کے 209 اور غیرت کے نام پر قتل کے 197 کیس رپورٹ ہوئے جن میں سب سے زیادہ (16) کیسز ضلع فیصل آباد میں رپورٹ کیے گئے۔ جبکہ ضلع لاہور میں ریپ کے کیسز کی تعداد سب سے زیادہ 702 رپورٹ کی گئی۔ نکانہ صاحب میں منعقدہ ایک سیمینار کے موقع پر اسسٹنٹ پروفیسر ہراسمنٹ کمیٹی نکانہ صاحب، مریم اقبال نے کہا کہ خواتین کے خلاف تشدد خواتین کے حقوق کا مسئلہ نہیں بلکہ انسانی حقوق کا مسئلہ ہے، اس سے خواتین کی صحت اور تعلیم حاصل کرنے، کام کرنے اور سیاسی زندگی میں حصہ لینے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ وہیمن ونگ نکانہ کی صدر آصف کھرل نے خواتین پر تشدد کے خلاف متحد ہونے پر زور دیا اور کہا ”ہم انسان دوست ہیں اور ہم نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ خواتین کے تحفظ کے لیے قانون سازی کے ساتھ ساتھ عمل درآمد کو بھی یقینی بنایا جائے۔ تشدد کو اب کسی بھی سطح پر برداشت نہیں کیا جائے گا“۔ انھوں نے ورکرز کے لیے مساوی اجرت کا مطالبہ کیا اور کہا کہ طبقاتی بنیادوں پر فرق کو ختم کیا جانا چاہیے کیونکہ عورت پر تشدد کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

ہمارے معاشرے میں عورتوں کو گھروں اور گھر کے باہر مساوی حقوق اور تحفظ دیا جانا چاہیے۔ عورتوں کو آگاہ کیا گیا کہ خواتین اپنے ووٹ میں بطور ووٹر اور امیدوار ضرور حصہ لیں اور اسے ضائع نہ کریں پاکستان میں ابھی بھی خواتین کے شناختی کارڈ نہ ہونے کا مسئلہ موجود ہے۔ اگر ہم اجتماعی جدوجہد کریں تو معاشرہ تشدد سے پاک ہو سکتا ہے۔ ہمیں خواتین کے خلاف حقوق کی نافرمانی کو روکنا ہے اور اس کے ساتھ غیرت کے نام پر قتل کو بھی روکا جائے۔ خواتین اس معاشرے کا اہم حصہ ہیں، انھیں چاہیے کہ ملک و قوم کی ترقی کے لئے ہر شعبہ زندگی میں آگے آئیں اور ملک و قوم کی ترقی کے لئے اپنا اہم کردار ادا کریں اور اس کے لیے ایک پر امن فضاء درکار ہے۔



عام انتخابات 2024ء کی اہمیت کے متعلق عورت اکٹھ کے فوکل پرسنز کے ساتھ دوروزہ آگاہی ورکشاپ

ملک و قوم کے ترقی کے لئے انتخابات میں خواتین کی موثر شراکت اور نمائندگی ضروری ہے۔

رپورٹ: آئزہ پرویز

واٹر کی جانب سے لاہور میں دوروزہ (28-29) تربیتی اور آگاہی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں صوبائی عورت اکٹھ کے فوکل پرسنز نے شرکت کی۔ ورکشاپ کا مقصد خواتین سے 2024ء کے ہونے والے عام انتخابات میں خواتین کی شمولیت اور ان کی موثر نمائندگی کے ساتھ عام انتخابات کے اہم نکات اور متعلقہ سرگرمیوں کے بارے میں بات چیت کرنا تھا۔ شرکاء نے مقامی اور حکومتی سطح پر خواتین کو درپیش مسائل کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا۔ اس کے



ساتھ عورت اکٹھ کی فوکل پرسنز نے پچھلے 3 ماہ (اکتوبر، نومبر، دسمبر) میں اپنی کارکردگی، جیسے اپنے محلوں میں صنفی تشدد، صنفی بنیاد پر امتیاز اور اپنے حقوق کے درست استعمال کے حوالے سے بھی گفتگو کی۔

ٹریڈنگ کے پہلے دن شرکاء نے واٹر کو بتایا کہ انہوں نے کس طرح اپنے محلوں اور اردگرد کے علاقوں میں مختلف سرگرمیوں کے ذریعے سے خواتین میں آگاہی پیدا کی کہ وہ اپنے حقوق کے حصول کے لئے آواز اٹھائیں۔ پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے ان کا یہ مکمل حق ہے کہ وہ ملک و قوم کی فلاح و بہبود، ترقی اور بہتری کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کے لئے آگے آئیں اور قدم بڑھائیں۔ ورکشاپ کا دوسرا دن پاکستان میں ہونے والے عام انتخابات کے حوالے سے آگاہی اور ان کے لیے اپنائی جانے والی بہتر حکمت عملی کا بارے میں مختص رہا۔ خواتین شرکاء کو بتایا گیا کہ پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے سب سے ضروری حق اور اثاثہ انکا شناختی کارڈ ہے۔ جس کے حصول کے بعد وہ بے شمار حکومتی سہولیات سے استفادہ حاصل کر سکتی ہیں۔ خواتین کو بتایا گیا کہ ان کے حقوق میں شامل ہے کہ وہ انتخابات میں اپنی 33 فیصد موثر نمائندگی کو یقینی بنائیں۔

ساجد علی، ڈائریکٹر پروگرام سگت ڈیویلمپمنٹ فاؤنڈیشن، نے عام انتخابات کی اہمیت، بہتر طریقہ کار اور اس کے حوالے سے ضروری ہدایات کے بارے میں خواتین کو تفصیلاً بتایا۔ شناختی کارڈ کیوں ضروری ہے، پر بات چیت کی۔ انہوں نے شرکاء کو ووٹ کے اندراج، اس میں تبدیلی، طریقہ کار، ضابطہ اخلاق اور عام انتخابات 2024ء میں عورتوں کی شراکت اور نمائندگی کے حوالے سے روشناس کروایا۔

اس کے ساتھ ساتھ عورت اکٹھ کی خواتین نے آئندہ حکومتی سطح پر کیے جانے والے اقدامات، کہ وہ کس طرح ایک سماجی اور سیاسی کارکن کے طور پر بطور لیڈر اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں! کے لئے لائحہ عمل کو بھی گفتگو کا حصہ بنایا۔

لاہور لبرٹی چوک میں دائرہ کا عورت مارچ کے ساتھ مل کر
فلسطین کے متاثرین اور امن و سلامتی کے لیے اظہارِ یکجہتی!



WISE Women in Struggle
for Empowerment

Basement, Sufi Mansion, 7-Egerton Road,
Lahore-Pakistan. Tel & Fax: +92 42 36305645

f wise.npo v wisenpo t wise_pakistan

NED

NATIONAL
ENDOWMENT
FOR
DEMOCRACY

SUPPORTING FREEDOM AROUND THE WORLD

www.wise.pk Email: info@wise.pk